© rasailojaraid.com

حاصلِ مطالعہ

بسم اللہ

شاہ بلیغ الدین

چاندی کا قلم چاندی کی دوات، چاندی کی تختی کے ساتھ چاندی کی کٹوری میں گھلا ہوا زعفران ایک طرف رکھا ہے ساتھ ہی گنگا جمنا کشتی میں دو لڈو رکھے ہیں۔ بڑے بڑے لڈو! ایک ایک کا وزن چار چار سیر سے کم نہ ہوگا ان پر رو پہلی سنہری ورق لگا ہے۔ ساتھ چنگیر دان ہے یہ بھی چاندی کا ہے اس پر مینا کا کام ---- چنگیر میں ہار ہیں سر پیچ ہے بازو بند ہے۔ پنچیوں کے گجرے ہیں۔ سرخ سفید پھول مقیش کے تاروں میں لپٹے پیمک کی لڑیوں میں جڑے ماحول میں خوشبو بکھیر رہے ہیں اور نظروں کو بھی لبھا رہے ہیں۔ ساتھ بہت سے طبق بہت سی کشتیاں رکھی ہیں۔ ان پر زر بفت کے سر پوش پڑے ہیں۔ بجلی کے قمقموں کی روشنی ان پر پڑتی تو نگاہوں کو اچک لیتی ہے۔ یہ اہتمام کیا؟ معلوم ہوا بچے کی بسم اللہ ہے۔ مہمان ہیں اور بہت برادری کا ایک ایک فرد موجود ہے۔ یہ تمیز برادری اور غیر برادری کی کیسی؟ ہم نے اپنے دین کا اصول چھوڑ کر ذات برادریاں بنانے والوں کا طریقہ کیسے اپنا لیا؟

مشکوٰۃ میں ہے ایک مرتبہ جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا اس کا مطلب ہے ---- تین آدمی ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اس حد تک کہ ان سے گویا وہ دشمنی رکھتا ہے پوچھا گیا ---- یا رسول اللہ ﷺ کون کون؟ تو جس پہلے بدترین شخص کا آپ ﷺ نے ذکر فرمایا وہ بد نصیب رسومات کا مارا اور جاہلیت کے طور طریقے اپنانے والا ہوتا ہے۔ ذات برادریاں تو مشرکین مکہ کی تھیں۔ اور آج بھی جہاں ذات پات کے بندھن ہیں۔ وہ لوگ مشرک و کافر ہی ہیں۔ مسلمان تو اللہ کے کنبے والا ہے۔ چھوٹی چھوٹی گروہ بندیوں میں اپنے کو جکڑ لینے والے وہ ہوتے ہیں جو اللہ رب العزت سے سرکشی کرتے ہیں۔ قدر کی رات تھی۔ رمضان کے دن کہ آمنہ کا جگر گوشہ عبدالمطلب کا پوتا اللہ کا آخری نبی بنایا گیا۔ جبریل امین خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور پہلی وحی کے الفاظ پڑھوائے

اقراء باسم ربک الذی خلق ،خلق الانسان من علق ،اقراء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم .

مطلب ہے ”پڑھئے اللہ کے نام سے جن سے سب کو پیدا کیا۔ انسان کو اس نے جمے ہوئے خون سے بنایا پڑھئے کہ آپ کا رب بڑا کرم کرنے والا ہے۔ وہ قلم کے ذریعے علم سکھاتا ہے۔ اور آدمی کو وہ کچھ سکھلاتا ہے۔ جو اسے معلوم نہیں۔“ یوں اسلام کی بسم اللہ ہوئی۔ بچہ بولنے لگتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے فقرے یاد کرنے کی اس میں صلاحیت پیدا ہوتی ہے تو اسے اچھی اچھی باتیں سکھلائی جاتی ہیں۔ مسلمان اپنے بچوں کو پہلے کلمہ سکھلاتے ہیں بچہ اور بڑا ہوتا ہے پڑھنے لکھنے کی عمر آتی ہے تو کہا جاتا ہے۔ اب اس کی بسم اللہ ہوگی۔ اور بسم اللہ یوں ہوتی ہے کہ پہلی وحی کے الفاظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھائے جاتے ہیں تاکہ بچے کے دل میں چھوٹی عمر سے یہ بات بیٹھ جائے کہ مسلمان کے لئے علم ضروری ہے اور نہایت ضروری ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی اور حقیقت نہیں بعض گھرانوں میں اقراء والی آیتوں کے بجائے سورہ فاتحہ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس موقع پر دعائیں بھی مانگی جاتی ہیں۔ پہلے

رب یسرولاتعسروتمم بالخیروبک نستعین یافتاح،یافتاح......پھر...رب زدنی علماً

کنز العمال کے مؤلف علی متقی لکھتے ہیں...... نہ اس میں چار سال چار مہینے چار دن کی قید ہے نہ ایسا کوئی مذہبی حکم کہ بسم اللہ کی ہی جائے۔ بچہ بغیر بسم اللہ کے اس سے چھوٹی عمر میں بھی پڑھنا شروع کر سکتا ہے۔ ہم نے جو لڈو، پھول، چاندی کے قلم، تختی اور دعوتوں کا اہتمام شروع کیا۔ یہ سب فضول رسمیں ہیں۔۔ لغو اور ناپسندیدہ رسمیں۔ بچے کو پڑھانے کے لئے کسی تقریب کی ضرورت نہیں۔ نہ یہ ضروری ہے کہ کوئی بڑا عالم یا بڑا آدمی بسم اللہ پڑھائے۔

چاندی سونے کی چیزوں کو کام میں لانا حرام ہے۔ اس لئے سونے چاندی کی تختی پر لکھنا لکھانا، پڑھنا پڑھانا چاندی کی کٹوریوں سے صندل، عبیر یا عنبر لگانا بھی جائز نہیں۔ اس موقع پر اگر لڑکے کو ایسا لباس پہنایا جائے جس کا کپڑا زری یا ریشم کا ہو تو یہ بھی ناجائز عمل ہے۔ یہ چوچلے صرف اپنی ناک بڑھی رکھنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ نمودو نمائش کے ہم اس درجہ مارے ہوئے ہیں کہ گناہ گار ہونا ہمیں منظور ہے لیکن دکھاوا نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔۔ یاد رکھیئے دکھاوا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ کیا کسی غریب کی مدد کرنا ہو تو ہم قرض لیں گے؟ نہیں مگر کوئی تقریب ہو تو بڑھ چڑھ کر قرض لیں گے۔ یہ نہ سوچیں گے کہ ادائیگی کا کیا ہوگا۔ سوچ صرف ایک ہی ہوگی کہ کسی طرح ناک نہ کٹنے پائے۔ یہ ناک بھی عجیب چیز ہے۔ جھوٹی شان نہ دکھاؤ تو کٹ جاتی ہے۔ جھوٹ بولو تو نہیں کٹتی۔ رشوت خوری اور چور بازاری سے نہیں کٹتی۔ حالانکہ ناک کو ان حرکتوں پہ کٹنا چاہیئے۔ اصل میں کسوٹی ہم نے اپنی پسند سے بنالی ہے اللہ کے رسول ﷺ کی کسوٹی کو بھلا دیا ہے۔ اسلام نے تو سادگی کو ہمارا شعار بنایا ہے حکم ہے کہ خوشی کے موقع پر غریبوں، مستحقوں کو یاد رکھو۔ زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرو۔ جانے یہ بات ہم کیوں بھول جاتے ہیں؟

بقیہ از صفحہ ۴۹

جیب کتروں میں ہے رائج نعرۂ ہل من مزید　　چرس کے بھبکے پہ ہوتی ہے ملنگوں کی بسر

آج کی تازہ خبر

اک پری چہرہ ہوس کاروں کا مرکز بن گئی　　مختلف ملکوں کے سرداروں کا مرکز بن گئی

کرۂ ارض کے اخباروں کا مرکز بن گئی　　دخترِ شب کار تنہائی میں ہے زیر و زبر

آج کی تازہ خبر

ایک ریستوران میں آوارگانِ علم و فن　　سوچتے ہیں مرغ کی قابوں پہ "شہر اچھے، کہ بن"

آج کل بازیچۂ اطفال ہے نامِ وطن　　"کٹ کھنے" اس دور میں کہلا رہے ہیں راہ بر

آج کی تازہ خبر

© rasailojaraid.com